

ماہ رمضان کے اعمال

<?xml encoding="UTF-8?>



ماہ رمضان کے اعمال

ماہ رمضان مسلمانوں کی عبادت کا سب سے اہم مہینہ ہے۔ احادیث میں اس مہینے کے حوالے سے مختلف عبادتوں کا تذکرہ ملتا ہے ان اعمال میں سے بعض کو اعمال مشترک یعنی ماہ رمضان کے تمام دنوں اور راتوں میں انجام دینے کی سفارش کی گئی ہے جبکہ بعض اعمال مخصوص ایام کے ساتھ مختص ہیں۔ جیسے شب قدر کے اعمال وغیرہ۔

ماہ مبارک رمضان کے تمام دنوں کی مشترکہ دعائیں درج ذیل ہیں:

« يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ أَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيمُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَ هَذَا شَهْرُ عَظُمَتِهِ وَ كَرَمَتِهِ وَ شَرَفَتِهِ وَ فَضْلَتِهِ عَلَى الشُّهُورِ وَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِي فَرَضَتْ صِيَامَهُ عَلَى وَ هُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَ الْفُرْقَانِ وَ جَعَلْتَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَ جَعَلْتَهَا خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ فَيَا ذَا الْمَنْ وَ لَا يَمُنُّ عَلَيْكَ مَنْ عَلَى بِفَكَكِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ فَيَمُنُّ تَمُنُّ عَلَيْهِ وَ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ [سید بن طاووس، الإقبال بالأعمال الحسنة، ۱۳۷۶ھ، ج ۱، ص ۸۰]

[نوٹ : اے عظمت والی ذات، اے بزرگوار، اے بخشنے والی اور مہربان ذات! آپ ہی پروردگار ہے اور تجھ سا کوئی نہیں ہے اور اپنے

مخلوقات کی گفتار اور کردار سے مکمل آشنا ہے۔ یہ مہینہ جسے تو نے عظمت اور بزرگی دی ہے اور دوسرے مہینوں پر اسے

کرامت اور شرف دی ہے اور اس مہینے میں میرے اوپر روزہ واجب کیا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں تو نے قرآن کو لوگوں کی

ہدایت، اور ہدایت کے راستے کی نشاندہی اور حق کو باطل سے ممتاز کرنے کیلئے نازل کیا ہے اور شب قدر کو اس مہینے میں قرار

دیا ہے اور اس رات کو ہزار مہینوں پر فوقیت دی ہے۔ پس اے منت والی ذات خدا! تجھ پر کسی کی منت نہیں ہے ان تمام لوگوں

کے درمیان جن کو تو نے عطا کی ہے میرے اوپر بھی منت کر کے مجھے جہنم کی آگ سے نجات دے اور ہمیشہ رہنے والی بہشت

میں مجھے پہنچا دے تیری بے پایان رحمت کا واسطہ اے سب سے زیادہ مہربان ہستی]

روزہ، اذان صبح سے اذان مغرب تک بعض امور من جملہ کھانے اور پینے سے اجتناب کرنے کو کہا جاتا ہے۔ [احکام روزہ] ماہ رمضان میں روزہ رکھنے اور اس کے بہت سے احکام سورہ بقرہ میں آیا ہے۔ [سورہ بقرہ، آیات ۱۸۳-۱۸۵، و آیہ ۱۸۷]۔
 ماہ مبارک رمضان میں روزہ کا واجب ہونا اسلامی تعلیمات کے لازمی امور میں سے قرار دیا جاتا ہے جس کا انکار کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے۔ [طباطبایی یزدی، العروة الوثقی (محشی)، ۱۴۱۹ق، ج ۳، ص ۵۲۱]۔
 قرآن اور اہل بیتؑ کی احادیث میں روزہ رکھنے کے بہت سارے فوائد کا ذکر ملتا ہے من جملہ ان میں تقوا، [سورہ بقرہ، آیہ ۱۸۳] امتحان اور آزمائش کا ذریعہ اور اخلاص کا معیار، [نہج البلاغہ، تصحیح صبحی صالح، ص ۵۱۲، ح ۲۵۲] قیامت کی بھوک اور پیاس یاد، [حرّ عاملی، وسائل الشیعة، ۱۴۰۹ق، ج ۱، ص ۹، ح ۱۲۷۰] اور افطار کے وقت دعا کی قبولیت [علامہ مجلسی، بحار الانوار، بیروت، ج ۹۳، ص ۲۵۵، ح ۳۳] قابل ذکر ہیں۔

شب قدر

کر بلا بین الحرمین میں شب قدر کو قرآن سر پر رکھنے کا عمل

شیعہ شب قدر کو ماہ مبارک رمضان کی ۱۹، ۲۱ اور ۲۳ ویں رات میں سے ایک قرار دیتے ہیں اور ۲۳ رمضان کی رات شب قدر ہونے کا احتمال دوسری دو راتوں سے زیادہ ہے۔ [صدوق، الخصال، ۱۳۶۲ش، ص ۵۱۹]۔ جبکہ اہل سنت ۲۷ رمضان کی رات کو شب قدر ہونے پر زیادہ تاکید کرتے ہیں۔ [طباطبایی، تفسیر المیزان، ۱۳۶۳ش، ج ۲، ص ۵۶۶]۔
 شیعہ ہر سال مساجد، امام بارگاہوں، ائمہ یا امامزادوں کے حرم یا اپنے اپنے گھروں میں شب قدر کے اعمال بجا لاتے ہیں اور پوری رات سحری کے وقت تک شب بیداری کر کے عبادت میں بسر کرتے ہیں۔ [مجیدی خامنہ، «شبہای قدر در ایران»، ص ۲۱] عموماً ان راتوں میں وعظ و نصیحت کی مجالس، نماز جماعت، دعائے افتتاح، دعائے ابو حمزہ ثمالی، دعائے جوشن کبیر اور قرآن سر پر رکھنے کا عمل اجتماعی یا انفرادی طور پر انجام دیتے ہیں۔ [مجیدی خامنہ، «شبہای قدر در ایران»، ص ۲۲]

ماہ رمضان کی مستحب نمازیں

مشہور شیعہ فقہاء رمضان المبارک کی مستحب نمازوں کی تعداد ہزار رکعت تک بتاتے ہیں جنہیں دو دو رکعت کی صورت میں پڑھی جاتی ہیں۔ [تراویح]

ان نمازوں کی ترتیب کچھ اس طرح ہیں: ماہ رمضان کی پہلی تاریخ سے بیسویں تاریخ تک ہر رات ۲۰ رکعت اور بیسویں تاریخ سے آخری تاریخ تک ہر رات ۳۰ رکعت پڑھی جائے اور تینوں شب قدر کی راتوں میں سو سو رکعت اس پر پر اضافہ کیا جائے تو ان کی مجموعی تعداد ۱۰۰۰ رکعت بن جاتی ہیں۔ (جوابر الکلام، ج ۱۲، ص ۱۸۷-۱۹۰)۔

اہل سنت ماہ رمضان کی ہر رات ۲۰ مستحب نمازیں پڑھتے ہیں۔ اصطلاح میں ان نمازوں کو نماز تراویح کہا جاتا ہے۔ [چرا شیعان نماز تراویح نمی خوانند؟] اہل سنت خلیفہ دوم کی پیروی کرتے ہوئے ان نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں جبکہ ان نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ [تراویح]

آخری عشرے کا اعتکاف

پیغمبر اکرمؐ نے شروع میں رمضان المبارک کے پہلے عشرے کو اس کے بعد دوسرے عشرے کو اور آخر میں تیسرے عشرے کو اعتکاف کے لیے انتخاب فرمایا، اس کے بعد عمر کی آخری لمحات تک ماہ رمضان کے تیسرے اور آخری عشرے میں اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے۔ [اعتکاف دہ آخر ماہ رمضان]

جنگ بدر ماہ رمضان میں لڑی گئی جس کی بنا پر پیغمبر اکرمؐ اس سال اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکے اس وجہ سے آنحضرتؐ اگلے سال ماہ رمضان میں ۲۰ دن معتکف ہوئے؛ دس دن اسی سال کی نیت سے اور دس دن پچھلے سال کی قضا کی نیت سے۔ [شیخ صدوق، من لا یحضرہ الفقیہ، ۱۴۱۳ق، ج ۲، ص ۱۸۴]